بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

زیر انتظام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۳۶ / ۷۱ | منگل ۲۴ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ ، ۱۲ اخاء ۱۳۶۱ ہش ، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۲۸

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : ۱۱ اخاء / اکتوبر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے قدرے بہتر ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ مدظلہا کو جلد از جلد کامل صحت عطا کرے اور آپ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

درس قرآن کریم

سورۃ اخلاص توحیدِ باری تعالیٰ کا کامل ترین چار حرفی

انسان پر یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ خدا کے سوا کوئی ذاتی صفات کا حامل نہیں

دو سو سال کی تحقیق کے بعد اب سائنسدان اس پر مجبور ہیں کہ یہ مانیں کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے

اہلِ فلسطین کے دکھ اور مصائب دور ہونے کے لیے احبابِ جماعت کو دعاؤں کی تحریک

قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا پُر معارف درس :

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بمقام مسجد مبارک ربوہ بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ (۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء)

مرتبہ : مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء بمطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ سوا چھ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دیا۔ اس درس کا مکمل متن ذیل میں افادۂ احباب کے لیے درج کیا جاتا ہے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ اخلاص

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ فلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِکِ النَّاسِ ۙ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝

حضرت مصلح موعود کی تفسیر پڑھنے کی تلقین

قرآن کریم کی یہ آخری تین سورتیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ آخر پر قرآن کا خلاصہ پیش کرتی ہیں اور حضرت مصلح موعود نے ان تینوں سورتوں کی ایک نہایت ہی پاکیزہ اور لطیف تفسیر فرمائی ہے۔ وہ احمدی جنہوں نے اب تک اس تفسیر کا مطالعہ نہیں کیا، میں ان کو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت : ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تفسیر کا مطالعہ کریں۔ اس تفسیر کے مطالعہ سے ہر احمدی کا دل یہ گواہی دے گا کہ قرآن کریم کے علوم لامحدود ہیں کیونکہ اس تفسیر کے مطالعہ کے دوران اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نئے نئے مطالب اپنی جناب سے عطا فرمانا شروع کرے گا۔ اور ساتھ ساتھ دل یہ گواہی دیتا چلا جائے گا کہ دنیا میں کوئی بڑے سے بڑا مفسر قرآن کریم کے علوم کو ختم نہیں کر سکتا۔ بلکہ نئے علوم کی طرف رستے کھولتا چلا جاتا ہے اور حقیقی اور سچی تفسیر کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے اندر چابیاں رکھتی ہے اور نئے نئے علوم کے ایوان کھولتی چلی جاتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفاسیر میں یہ بات غیر معمولی شان کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

میں نے آج کوشش کی اور سوچنے کا جتنا وقت ملا کہ مختصر کروں لیکن یہ عجیب صورتیں ہیں کہ اختصار کی جتنی کوشش کی اتنے نئے مضامین کھلنے شروع ہوئے اور پھر میں نے یہ ارادہ چھوڑ دیا کیونکہ پھر اس مضمون کو سمیٹنا مشکل ہو جانا تھا۔

بنی نوع انسان کے نام ایک پیغام

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ تمام بنی نوع انسان کے نام مومن نے ایک پیغام دینا ہے اور ہمیشہ کے لیے جو بنی نوع انسان بستے ہیں اور بستے چلے جائیں گے ان سب کو یہ پیغام دینا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے پیغامبر ہیں جنہوں نے یہ آواز بلند کی اور مومنوں سے توقع ہے کہ اس آواز کا جھنڈا پکڑیں اور آگے پھیلاتے چلے جائیں۔ مکان میں بھی لامحدود ہے یہ آواز اور زمان میں بھی لامحدود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومن! اُٹھ اور کہتا چلا جا۔ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہے۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اللہ صمد ہے۔ لَمْ يَلِدْ اس نے کوئی بیٹا نہیں جنا کچھ نہیں جنا۔ وَلَمْ يُوْلَدْ اور نہ وہ خود جنا گیا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور اس کا کوئی شریک اور اس جیسا نہیں۔

سورۂ اخلاص میں توحید پر ہونیوالے ہر حملہ کا جواب دیا گیا ہے۔

یہ جو چند الفاظ ہیں ان کے اندر اتنے عظیم الشان مطالب بیان ہوئے ہیں۔ نہ صرف مثبت پہلو کے لحاظ سے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر مختلف رنگ میں جو منفی حملے کئے گئے ہیں ان سب کا ایسا جواب دیا گیا ہے کہ توحید کا ایسا کامل چارٹر تصور میں نہیں آسکتا۔ جس پہلو سے انسان حملہ آور ہونے کی کوشش کرے، یہ آیات کامل طور پر توحید کامل کا دفاع کرنے والی ہیں۔

لفظ "احد" کی لطیف تشریح

پہلا لفظ احد قابلِ غور ہے۔ احد ایسے "ایک" کو کہتے ہیں جو دوسرے کے وجود کی نفی کرتا ہے۔ وہ ایک مراد نہیں جس کے بعد دو اور تین اور چار اور پانچ کے تصور پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ ایسا ایک جو دوسرے وجود کی نفی کر دیتا ہے اس کے سوا باقی کچھ رہنے نہیں دیتا۔ وہ تنہا ہے۔ اکیلا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں۔ احد میں یہ معنے پائے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس واحد میں کچھ اور معنے پائے جاتے ہیں۔ وہ معنے ہیں SUB DIVISION کی نفی۔ یعنی اس وجود کے اندر آگے تقسیم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ واحد کے یہ معنے روشن ہوتے ہیں، سورۂ کہف کی آخری آیات سے، جہاں تثلیث کے خلاف اعلان کیا گیا ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ نے لفظ احد نہیں رکھا وہاں لفظ واحد رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

پہلے یہ اعلان فرمایا اور آخر پر احد کہہ کر (وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا) باقی سب کی نفی فرمائی گئی اور دونوں حملوں کا کامل طور پر جواب دے دیا گیا۔ آئندہ زمانہ میں خدا کے سوا جو دوسرے خدا پوجے جانے تھے اُن کی نفی اَحَد نے کر دی اور خدا کے اندر جو خدا بنائے جا رہے تھے اُس کی نفی وَاحِدٌ نے کر دی۔ کیونکہ واحد گنتی کا پہلا حرف ہوتا ہے۔ اس سے کم کوئی عدد موجود ہی نہیں۔ صفر اور وجود کے درمیان ایک ہی لفظ ہے اور وہ ہے ایک۔ بعض لوگوں کے ذہن میں جو الجبرا پڑھے ہوتے ہیں شاید یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ½، ⅓، ¼ بھی تو ہوتے ہیں، لیکن جب بھی "ایک" تقسیم ہو جائے تو دراصل ہر اکائی سے گنتی شروع ہوتی ہے۔ منفی اکائی کوئی چیز نہیں ہے واقع یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے جب ایک کہا تھا تو ہماری غلطی تھی۔ یہ ایک، ایک نہیں تھا بلکہ تین تھا چنانچہ جب ہم نے اس کی تحقیق کی تو ایک کے تین جز نکل آئے اس کا مطلب ہے ½، ⅓ اور جب خدا یہ اعلان کر رہا ہے کہ وہ واحد ہے تو اس سے آگے ایسی تحقیق کا کوئی امکان ہی نہیں ہے جو اس ایک کی آگے گنتی کر سکے۔

پس واحد پہلے عدد کو کہتے ہیں اور "احد" ایسے عدد کو کہتے ہیں کہ جو ہر دوسرے عدد کو کھا جائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے احد رکھا ہے واحد کا مضمون بیان نہیں فرمایا۔ وہ کیوں؟ اس کا میں آگے جا کر ذکر کروں گا۔

پس یہ مضمون شروع اس سے ہوا کہ تمہارا معبود اللہ ایک ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تمام باطل خداؤں کا تصور ختم کر دیا۔ اس سے تمام سہارے توڑ دیئے۔ کچھ باقی نہیں رہنے دیا انسان کے جھکنے کے لیے۔ کہاں جاؤ گے۔ اس کے سوا ہے ہی کوئی نہیں۔

یہ وہی مضمون ہے جو لاہور کے ایک درویش کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھایا گیا تھا۔ وہ ایک نیک بزرگ آدمی تھا لیکن تھا مست درویش قسم کا انسان۔ اس کو ایک دفعہ یہ خیال آیا کہ خدا کی اس دنیا میں پتہ نہیں کیا کیا چیزیں ہیں۔ دُکھ ہیں۔ مصیبتیں ہیں۔ کسی کا کوئی فوت ہو رہا ہے۔ کسی کے مال ضائع ہو رہے ہیں تو مجھے یہ بات پسند نہیں آئی۔ اس نے ایک دن کہا اللہ میاں کو کہ اے اللہ! تیری دُنیا پسند نہیں آئی۔ اور بڑے نعرے مارے اور گلیوں میں بڑا شور ڈالا۔ لوگوں نے پوچھا کیا ہو گیا۔ اس نے کہا میں نے اللہ میاں سے کہہ دیا ہے کہ تیری دنیا پسند نہیں۔ تین دن کے بعد دیکھا تو سر جھکا کر بڑا اُداس پھر رہا تھا۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ بابا آج کیا بات ہے۔ اس نے کہا جواب آگیا ہے کہ کیا جواب آیا کہ "اچھا جدی پسند ہے اُوتھے چلا جا" ہے ہی کوئی نہیں اور۔ کہاں جائے گا کوئی انسان۔ میں تیرا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں۔ یہ مضمون ہے احد میں۔ خدا کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ تمہیں پسند آئے یا نہ پسند آئے تمہیں اسی خدا سے گزارا کرنا پڑے گا۔ بہتر ہے کہ طوعاً گزارا کرو۔ بجائے اس کے کہ کرہاً گزارا کرو۔

ہر دوسرے الٰہ کی نفی کے بعد پیدا ہونے والے خوفوں کا جواب

اب جب نفی فرما دی ہر دوسرے الٰہ کی۔ ہر دوسرے سہارے کی تو خوف بھی تو پیدا ہوا چاہے جھوٹے خدا ہی ہوں بُت ٹوٹنے سے خوف بھی پیدا ہوا کرتے ہیں۔ آج آپ جھوٹ کا بُت توڑ کر دیکھنے کی کوشش تو کریں۔ خوف ہے جو مانع ہے بت توڑنے میں کہ میں نے جھوٹ چھوڑ دیا تو گزارا کس طرح کروں گا۔ تو جہاں ایک طرف تمام بُت توڑے وہاں بے انتہاء خوف بھی تو پیدا کر دیئے۔ ان خوفوں کا جواب ہے الصمد کے اندر۔ الصمد کے لفظ نے ہر خوف کی نفی کر دی۔ کہ اے میرے بندو! تم میری خاطر اپنے دوسرے تمام سہارے توڑ چکے ہو۔ اپنا کچھ باقی نہیں رہنے دیا۔ اپنے ذہن اور اپنے تصورات میں اب صرف میں تمہارے لیے رہ گیا ہوں۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کیا ہوں۔ میں تمہارے لیے کافی ہوں میرے سوا جھکنے کی کوئی جگہ بھی نہیں تھی اور تم دیکھو گے کہ میرے اندر کامل سہارے موجود ہیں۔

لفظ الصمد کی لغوی تشریح

الصمد کے اندر تین بنیادی صفات پائی جاتی ہیں عربی لغت بتاتی ہے کہ صمد اُس ذی شان کو کہتے ہیں جو سب سے بلند ہو۔ صَمَدٌ باقی رہنے والے کو کہتے ہیں۔ صمد اُس ذات کو کہتے ہیں جو کسی اور سہارے کی محتاج نہ ہو۔ لیکن ہر دوسری ذات اس کے سہارے کی محتاج ہو۔

یہ مضمون عربوں نے کہاں سے لیا۔ دراصل صَمَدٌ اُس چٹان کو کہتے ہیں جو سیلاب کے اندر اکیلی باقی رہ جائے جب سیلاب سارے ملک کو ڈھانپ لے اور کوئی جگہ بچنے کی باقی نہ رہے تو وہ بلند و بالا چٹان جس پر پرندے بھی اور جانور بھی اور ہر قسم کی زندگی آکر پناہ لے لیتی ہے اور وہ نہیں ڈوبتی جبکہ دوسری ساری جگہ ڈوب چکی ہوتی ہے۔ اس کو اپنے بچاؤ کے لئے کسی اور چیز کا سہارا نہیں ہوا کرتا۔ ہر دوسری چیز اپنے بچاؤ کے لئے اس کے سہارے کی محتاج ہو جاتی ہے اس کو عرب کہتے ہیں صَمَدٌ۔ پس الصمد بنیادی طور پر وہی سارے معنے رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے جو سہارے بنائے ہیں وہ تو خود محتاج تھے اپنی بقاء کے لئے اگر اُن کا کوئی وجود تھا تو وہ میرے محتاج تھے۔ جب بھی کوئی مشکل، جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو سارے باطل سہارے مٹ جایا کرتے ہیں۔ تم ایک ایک کا سہارا لے کے دیکھ لو تمہارے پاؤں تلے سے زمین نکل جائے گی۔ ماں باپ کا سہارا لیتے ہو وہ اپنے وقت پر گزر جاتے ہیں۔ بادشاہوں کا سہارا لیتے ہو اُن کی سلطنتیں برباد ہو جایا کرتی ہیں۔ ملکوں کے امن کا سہارا لیتے ہو یلغار ہوتی ہے اور سارے ملک کی کایا پلٹ جاتی ہے نئی فوجیں داخل ہو جاتی ہیں۔ نئے لوگ حکمران بنا دیئے جاتے ہیں۔ دوستیوں کا سہارا لیتے ہو دوست بے وفائی کر جاتے ہیں۔ اُن کا اپنا کوئی سہارا نہیں ہوتا۔ تو تمہارے سارے سہارے ایسے ہیں جو جب تک آزمائش کا دور نہ آئے تم سمجھتے ہو کہ یہ تمہارے سہارے ہیں لیکن جب آزمائش کا دور نہ آئے تو سہاروں کی ضرورت ہی کس کو ہوا کرتی ہے ضرورت تو پڑتی ہی تب ہے جب کہ ہَول پیدا ہو چکے ہوں۔ جب کہ خوف پیدا ہو چکے ہوں جبکہ انسان سہاروں کا محتاج ہو چکا ہو۔ اُس وقت یہ ساری چیزیں بے کار ہو جاتی ہیں۔ ایک ہی ذات باقی رہتی ہے اور وہ صمد کی ذات ہے جو بلند و بالا رہتی ہے اور اس کے سہارے کی ہر دوسری چیز محتاج ہو جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظ صمد کا پیغام

دوسرا مضمون اس میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ چٹان کا کچھ حصہ تو بہر حال زمین کے قریب رہتا ہے اور ایک ادنیٰ اور معمولی سیلاب بھی اُسے ڈھانپ لیتا ہے۔ کچھ اور حصہ ہے جو اُس سے اُوپر رہ جاتا ہے۔ کچھ اور جو اس سے اُوپر چلا جاتا ہے تو اپنے رب سے جتنا تعلق رکھو گے اُتنے محفوظ رہو گے۔ اگر ادنیٰ تعلق رکھو گے تو تھوڑے تھوڑے ابتلاؤں سے بچے رہو گے لیکن بڑے ابتلا تمہیں غرق کر دیں گے اور بلند ہو جاؤ اور بلند ہو جاؤ ؎

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

صمد کا لفظ یہ پیغام دے رہا ہے کہ اپنے رب سے تعلق میں ایک منزل کے اوپر راضی نہ رہنا۔ ابتلاء اس سے بھی بڑے بڑے آسکتے ہیں۔ خوف جتنے تم نے دیکھے ہیں اس سے بھی بڑے لاحق ہو سکتے ہیں۔ ہم تمہیں یہ یقین دلاتے ہیں کہ اللہ ہر خوف سے بالا ہے پس اس سے تعلق کی منزلیں بلند کرتے چلے جاؤ تاکہ ہر خوف سے تم بھی بالا ہوتے چلے جاؤ۔

عیسائیت کے تینوں خداؤں کی نفی

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں بھی توحید کا ایک عظیم الشان مضمون بیان ہوا ہے جو زمانی بھی ہے اور مکانی بھی۔ مکانی اس پہلو سے ہے کہ اس میں واحد کے مضمون کو بیان فرما دیا گیا لفظ واحد کہے بغیر۔ سورۃ کہف میں لفظ واحد کے استعمال کی ضرورت اس لیے پیش آئی تھی کہ عیسائیوں کے اس تصور کی نفی ہو کہ ہم مانتے تو ایک ہی خدا ہیں۔ دو نہیں مانتے مگر ایک کے اندر ایک تقسیم موجود ہے اس کا ہم کیا کریں۔ وہ تقسیم ہے ایک تین اور تین ایک تو لفظ واحد نے بتا دیا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تقسیم ہو جائے تو پھر گنتی اس تیسرے حصے سے شروع ہوگی اور ZERO POINT کے اُوپر جو بھی پہلا POINT آتا ہے وہ ایک ہوتا ہے۔ یہ ہے حساب کا بنیادی نقطہ جس کو لفظ واحد نے حل کیا تھا۔

پس لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا پیغام دے دیا کہ عیسائی جو تین خدا کہتے ہیں اُن میں ایک پیدا ہوا ہوا ہے اور ایک پیدا کرنے والا ہے دو کی نفی یہاں ہوئی ہے اور کفو میں آگے تیسرے کی نفی ہو جائے گی جسے وہ روح القدس کہتے تھے۔ فرماتا ہے ان دو کا قصہ تو یہی آیت پاک کر دیتی ہے۔ یہ تصور تو باطل ہے کہ اُس خدا نے کسی کو پیدا کیا۔ اس لیے جو خدا بھی کسی کو پیدا کرنے والا تھا وہ جھوٹا ہے۔ وہ خدا ہی نہیں ہے اور یہ تصور بھی غلط ہے کہ خدا پیدا ہوا تھا۔ پس جو خدا بھی تم پیدا ہوا ہوا مانتے ہو وہ جھوٹا ہے۔ اس آیت نے باپ اور بیٹے دونوں کے تصور کا بالکل صفایا کر دیا ہے۔ اس کا کچھ باقی نہیں رہنے دیا۔

اس اندازِ بیان میں حکمت

رہا یہ سوال کہ اس رنگ میں کیوں بیان فرمایا اس کی میں اب آپ کو تشریح کر کے بتاتا ہوں۔ اس میں حکمت کا ایک بہت عظیم الشان پہلو تھا جو یہ رنگ اختیار فرمایا گیا۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا مضمون دراصل صرف حیوانات کے اُوپر نہیں بلکہ کائنات کی ہر دوسری چیز پر حاوی ہے۔ دُنیا کی کوئی چیز خواہ وہ جمادات ہوں یا حیوانات ہوں۔ خواہ وہ ایٹم کی کسی قسم کی شکل میں موجود ہوں۔ خواہ وہ پلازمہ ہو۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو کسی اور حالت سے تغیر پذیر ہو کر ایک نئی حالت میں نہیں بدل رہی اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آگے اپنی شکل کو تبدیل کر کے کسی اور حالت کو پیدا نہ کر رہی ہو یہ ایک ایسا کامل قانون ہے جس میں ایک بھی استثنا نہیں۔ کُلِّیَّۃً ہر چیز یا یَلِدُ ہے یا یُوْلَدُ ہے تیسری کوئی شکل نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک ہی ذات ہے جو تغیر سے پاک ہے اور تغیر اندرونی ہیئت کے اندر قسمیں پیدا کر دیتا ہے اور واحد کے خلاف جاتا ہے تو وحدانیت کے دوسرے مضمون کی حفاظت لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ نے فرما دی۔

زمانی وحدت

تیسرے زمانی وحدت ہے۔ زمانے کے لحاظ سے بھی خدا واحد ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ازل کا خدا اور تھا اور ابد کا خدا اور ہے۔ یا ازل سے یہ وجود تھا اور ابد تک وہ رہے گا۔ لَمْ یَلِدْ نے یہ بتا دیا کہ وہ ابد تک کسی اور کا محتاج نہیں ہوگا۔ پیدا کرنے والا جب پیدا کرتا ہے تو مجبور ہو کر پیدا کرتا ہے کیونکہ جنسیات اور پیدائش کا فلسفہ یہ ہے کہ جب ایک ذات مستقل طور پر زندہ نہیں رہ سکتی تو متبادل کے طور پر آگے اُس سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بہت دلچسپ مضمون ہے بیالوجی میں۔ زندگی کی بقا کا آغاز اس طرح ہوا کہ ایک وجود دو حصوں میں منقسم ہو جایا کرتا تھا تاکہ اگلا حصہ جو تازہ پیدا ہوتا ہے وہ موت کی نفی کر دے۔ یہ بقا کی ایک خواہش ہے۔ محدود ذات ہے۔ مجبور ہے وہ ہمیشہ کے لیے زندہ نہیں رہ سکتی اور ایک تمنا ہے جو گویا قانون قدرت نے دل میں ڈال دی ہے کہ تم ہمیشہ زندہ رہو۔ میری طرح بننے کی کوشش تو کرو۔ یہ تمنا زندگی کو بے چین کرتی رہی اور یہ حل نکالا کہ ایک زندگی دو میں تبدیل ہو گئی۔ خدا سے ہٹ گئے۔ خدا جیسا بننے کی کوشش کی لیکن ویسا نہ بن سکے۔ لیکن انہوں نے بقا کا ایک مزہ چکھ لیا۔ لیکن اس نے دو ٹکڑے بنا کر وجود کی جو نفی کر دی تھی اس کے بدلہ میں خدا نے پھر اگلا سبق یہ سکھایا کہ اپنے میں سے چھوٹے ذرے الگ کر دیا کرو۔ پھر چھوٹے ذرے الگ ہونے شروع ہوئے۔ پھر یہ تکلیف ہوئی کہ چھوٹا ذرہ اگر اور چھوٹا ہو جائے تو اکیلا زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے پھر جوڑوں کا قانون جاری فرمایا۔ چنانچہ سائنس یعنی قانونِ قدرت

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً (سورۃ النساء آیت ۲)

کا مضمون اس طرح ہمارے سامنے کھولتی ہے۔ تو جب بہت چھوٹے ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک زندہ رہنے کا اہل نہیں تھا۔ پھر دونوں نے جُڑنا شروع کر دیا۔ پہلے کھلے پانیوں میں دو ذرے ملتے تھے ایک مادہ کا اور ایک نر کا۔ پھر اور خصاصت پیدا ہوئی یعنی اپنے وجود کی حفاظت کے لیے گویا قانونِ قدرت میں ایک خصاصت پیدا ہوئی کہ اسکو اور بھی چھوٹا کر دو۔ ابھی بھی ہمارے جسم کا ایک حصہ باہر نکل رہا ہے۔ اور چھوٹا کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ الگ باہر نکل کر زندہ رہنے کا اہل نہ رہے تب ماں کے پیٹ کی ضرورت پیش آئی اور اس طرح یہ قانون تبدیل ہوا۔ انڈوں اور پیٹ کے اندر داخل ہونے کا۔

بقا کی خواہش اسے ہوتی ہے جس نے ہمیشہ زندہ نہیں رہنا ہوتا

پس لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا قانون وہی ہے اس کا بقا سے تعلق ہے۔ اگر کوئی وجود ہمیشہ رہنے والا ہو تو اس کو آگے کسی پیدائش کی ضرورت نہیں رہا کرتی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم غور کر کے دیکھ لو ہر دوسری چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے سائنسدانوں کا یہ خیال تھا کہ شاید PROTONS پروٹونز ہمیشہ رہنے والے ہیں اور بہت مدت تک یہ سمجھا جاتا رہا۔ آج کل کے زمانے میں چند سال پہلے تک سائنسدانوں کا یہ تصور تھا کہ پروٹونز INDESTRUCTIBLE ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ آگے ان میں کبھی DECAY نہیں ہوگی لیکن اب جو جدید ترین تحقیق ہوئی ہے اور اب ہاپرے کی لیبارٹریز میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پروٹونز کی بھی ایک عمر ہے اور یہ DECAY ہو جاتے ہیں۔ ان کی عمر دس ریزٹو دی پاور آف تھرٹی ٹو۔ تھرٹی تھری (۳۳-۲۲ء۱۰) بیان کی جاتی ہے۔ مگر یہ بھی محدود زمانہ رکھتے ہیں۔ اور DECAY ہونے کے بعد یَلِدُ کی شکل میں ایک اور بچہ پیدا کرتے ہیں۔

کائنات اور تمام زمانوں کا ایک ہی خدا ہے

پس ایک ہی خدا ہے جس کے متعلق لَمْ یَلِدْ کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ آیت آئندہ زمانوں میں اس کی ابدیت کی حفاظت کر رہی ہے۔

وَلَمْ یُوْلَدْ ماضی بھی اس کا ہمیشہ سے ہے جو پیدا ہوا جب وہ پیدا ہوا ماضی سے اس کا تعلق کٹ جاتا ہے تو فرمایا جس خدا کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں وہ تو کائنات کا خدا ہی نہیں زمانوں کا بھی خدا ہے۔ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ تم جس زمانہ کی احتیاج بھی رکھتے ہو وہ تمہارا خدا موجود ہے۔ تمہیں کسی کی طرف جانے کی کوئی احتیاج نہیں۔ ازل اور ابد میں غیر منقسم خدا۔ اپنی ذات میں غیر منقسم خدا جو محتاج نہیں ہے کسی اور چیز کا۔ جو اپنی ذات کی بقاء کے لیے کسی کا محتاج نہیں۔ یہ وہ خدا ہے جس کی طرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ تمہیں بلا رہے ہیں۔ پس اے بلائے جانے والو! آؤ اور دوڑ کے آؤ کہ اس کے سوا تمہارے لیے اور کوئی سہارا نہیں ہے کسی نے اس سے زیادہ کامل اور حسین تصور کبھی دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ پس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ماننے والوں کے لئے بھی ہمیشہ کے لیے توحید کا یہ پیغام ہے قرآن کریم میں جو ان کو دیتے چلے جانا چاہیئے اور انتھک اس پیغام کو جاری رکھنا چاہیئے۔

صفات الٰہی کی داستان

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہ اس کا کوئی ہم شکل۔ ہم صورت۔ برابر۔ اس جیسا نہیں۔ ایک تو ہے لیکن اس کے باوجود تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک کے ہوتے ہوئے ہم نے اور بھی دیکھے۔ زندگی کی لاکھوں۔ کروڑوں۔ اربوں اَن گنت قسمیں ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا از خود زندہ ہیں۔ کائنات میں ہمیں ایسی بے شمار شکلیں نظر آتی ہیں جنہوں نے ہمارے لیے ایک جھمیلا پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف خدا کہتا ہے میں ایک ہوں۔ میرے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ وجود ہی کوئی نہیں اور اس لیے میری طرف آؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوسری طرف کروڑوں - اربوں لاتعداد شکلیں ہیں وجودوں کی جو ہمیں اپنی طرف بلاتی ہیں اور ان میں ایک بھی ایسی شکل نہیں ہے جس میں خدا نظر نہ آرہا ہو - پھر جائیں کہاں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا عارف باللہ فرماتا ہے -

چشم مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

تو تیری تو صفات بکھری پڑی ہیں ہر طرف - ع

چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

یہ مضمون انسان پر تو پورا نہیں آتا خدا پر ضرور پورا آجاتا ہے - اس کی مخلوقات میں ہر طرف اسکی صفات کی داستان بکھری پڑی ہے -

ایک کشف

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی غلام نبی صاحب پٹھان جو بزرگ صاحب کہلاتے تھے - اور بہت بڑے بزرگ انسان تھے اور صاحبِ کشف والہام تھے - انہوں نے غور کرنا شروع کیا کہ اے خدا یہ کیا قصہ ہے - میں بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہوں مجھے تو تیرے بے انتہا چہرے نظر آرہے ہیں - اور ہے پھر بھی ایک - یہ بھی یقین کامل ہے - وہ یہ غور کر رہے تھے تو کشف کی حالت طاری ہوئی اور دنیا و ما فیہا سے الگ ہو کر وہ اپنے خدا کی ذات میں غرق ہو گئے - اور وہاں انہوں نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک سکول ٹیچر کے طور پر سامنے کھڑا ہے اور بورڈ پر چاک سے کچھ لکھ رہا ہے اور بچوں کی کلاس سامنے بیٹھی ہوئی ہے اور یہ بھی کلاس میں ڈیسک پر بیٹھے ہوئے ہیں - تو اللہ تعالیٰ حساب پڑھا رہا ہے اور فرماتا ہے یہ دیکھو میں نے کیا لکھا ہے - بچے کہتے ہیں - ایک - کہتا ہے ٹھیک - ایک ہو گیا - نیچے لکھتا ہے - یہ کیا لکھا ہے - انہوں نے کہا صفر - یہ کیا لکھا ہے، ایک اور صفر - یہ کیا لکھا ہے - ایک اور صفر - ایک صفر کو اٹھا کر ایک کے دائیں طرف لگا دیتا ہے کہتا ہے یہ کیا ہے کہ دس - یہ کیسا ہے - سو - یہ کیا ہے ہزار - یہ کیا ہے دس ہزار - یہ کیا ہے لاکھ یہاں تک کہ بورڈ ختم ہو جاتا ہے اور گنتی ختم نہیں ہوتی - اور یہ کشف ختم ہو گیا - تب اُن کو ہوش آیا کہ صرف صفر کا نہیں - صفر کا خدا کے ساتھ لگنا ضروری ہے - جو بھی اپنے رب کے ساتھ لگتا ہے اس سے طاقت پکڑتا ہے - اس سے صفاتِ حسنہ پاتا ہے - اپنی ذات میں کوئی صفت نہیں رکھتا اور اس کا صحیح طرف یعنی دائیں طرف لگنا ضروری ہے اگر بائیں طرف لگو گے تو صفر کے صفر رہو گے - تم نے غلط طرف بھی نہیں لگنا - صحیح طرف اختیار کرو گے تو تم میں خدا کی صفات پیدا ہوں گی اور تمہارے اندر عجیب عظمتیں اور نئی شان پیدا ہونی شروع ہو جائے گی -

غیر اللہ کی ذاتی صفات کی نفی

پس وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یہ نفی کر رہا ہے کہ غیر اللہ میں تم جو صفات دیکھ رہے تھے ان کے اندر اگر تم غور کرو گے تو صفر سے زیادہ طاقت نہیں ہے کوئی ایک بھی صفت ایسی نہیں جو ذاتی ہو - ہر دوسری صفت جو تمہیں نظر آئے گی وہ خدا سے لی ہوئی، اخذ کردہ ہے اور اسکی عطا کردہ ہے - جہاں وہ عطا کھینچ لے وہاں وہ صفت ختم ہو جاتی ہے اپنا کام چھوڑ دیتی ہے سائنس دانوں نے صفات کے مضمون پر جب غور کیا تو ایک زمانہ تھا جب صفات بڑھنی شروع ہوئیں - جب سائنس نے مزید ترقی کی تو انہوں نے صفات کو سمیٹنا شروع کیا - اب چار طاقتیں رہ گئیں - اب تین طاقتیں رہ گئیں لیکن ان کی طرف میں اشارہ نہیں کر رہا جو ڈاکٹر سلام صاحب والا مضمون ہے - میں ایک اور مضمون کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں - سائنس دانوں نے جب مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس کائنات میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ اُن حالات کے اختلاف کے نتیجہ میں یہ جو فزکس کے قوانین ہیں ان کے اندر کمی واقع ہو جائے - کچھ قانون کارفرما ہی نہ رہیں - اور ایسے اور حالات پیدا ہو جائیں کہ کچھ اور قانون معطل ہو جائیں - کچھ اور حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ کچھ اور قانون معطل ہو جائیں - یہ جو مضمون ہے جب اس پر انہوں نے غور کرنا شروع کیا تو آخر یہاں تک پہنچے کہ بلیک ہول BLACK HOLE ایک ایسی چیز ہے جس کا کائنات میں وجود ملا ہے جہاں جا کر فزکس کے تقریباً سارے قانون معطل ہو جاتے ہیں - نہ وقت رہتا ہے نہ صفات رہتی ہیں - اور یہ جو خیال تھا کہ کسی چیز کی ذاتی صفات ہیں بلیک ہول نے اس کی نفی کر دی - چنانچہ بگ بین کی تھیوری جس پر آج کل بڑا غور ہو رہا ہے اس نے اس ULTIMATE BLACKHOLE کا پتہ دیا جب کہ ساری کائنات سمٹ کر ایک ایسے وجود یا ایک ایسی مٹھی کی شکل میں منجمد ہو جائے گی یا ہو چکی تھی کسی زمانے میں کہ جہاں فزکس کا کوئی بھی قانون OPERATIVE نہیں رہا - جب کہتے ہیں کہ فزکس کا کوئی قانون OPERATIVE نہیں رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فزکس کا کوئی قانون لگ نہیں سکتا، چل نہیں سکتا - اور قانون کہتے کس کو ہیں - صفات کے مرتب کرنے کو - علم صفات یا قرآن کریم کے الفاظ میں علم الاسماء کو جب آپ ترتیب دیتے ہیں تو اس کا نام فزکس کے قوانین ہیں - اس کے سوا کوئی چیز نہیں -

انسان کی تحقیقی کوششوں کا نچوڑ "تم کچھ بھی نہیں ہو" -

پس انسان نے جو آج کے دور میں اپنے آپ کو بہت ہی بڑے پیمانے پر سوچ رہا تھا کہ اُس نے پتہ نہیں اس دنیا میں کیا کچھ حاصل کر لیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ تم کچھ بھی نہیں ہو - وہ ساری مادیت جس کا آغاز اس بات سے ہوتا تھا کہ ذاتی صفات لیے ہوئے یہ وجود ہے - یہ تو ہمیں نظر آرہا ہے - اس کو ہم مانیں گے - جو نظر نہیں آرہا اور جو حواس خمسہ سے نہیں پہچانا جا رہا وہ ہمارے نزدیک گویا کچھ بھی نہیں - خدا تعالیٰ نے عقل دیتے ہوئے روشنی دیتے ہوئے چلاتے چلاتے وہاں پہنچا دیا جہاں جا کر اس ساری مادیت کا تصور مٹا دیا گیا اور انسان کے اُوپر یہ ثابت ہو گیا کہ خدا کے سوا ذاتی صفات ہیں ہی کوئی نہیں - چنانچہ جب بگ بین کی تھیوری دنیا میں پیش ہوئی تو سائنس دان گھبرا گئے اور آئن سٹائن جیسے زیرک سائنسدان کو تو بہت پہلے پتہ چل گیا تھا کہ اب معاملہ خدا تک پہنچا ہی پہنچا ہے - وہ ایک تصوراتی خدا کا تو قائل تھا لیکن ایک ایسے خدا کا جو وجود کے طور پر دخل دیتا ہو اور باقاعدہ کنٹرول کرتا ہو - کبھی صفات کھینچ لے کبھی صفات ادا کر دے - وہ ایسے خدا کا قائل نہیں تھا - سپائی نوزا SPINOZA ایک جرمن یہودی فلاسفر ہے وہ اس قسم کے خدا کا قائل تھا کہ تصور کے طور پر ہم مجبور ہیں ماننے پر لیکن خدا کی کیا ہستی ہے - بنی نوع انسان سے اس کا کیا تعلق ہے ہمیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں - غالباً ۱۹۲۲ء کی بات ہے جب سب سے پہلے امریکہ کے ایک سائنسدان نے جو کائنات کا مشاہدہ کر رہا تھا یہ بات محسوس کی جس کو ریڈ شفٹس کہتے ہیں کہ یہ کائنات پھیل رہی ہے اور بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اور اسکے پھیلنے کا ثبوت یہ ہے کہ اس کی شعاعیں جو دُور سے ہماری طرف آرہی ہیں، وہ مدھم پڑ کر سُرخی کی طرف چلی گئی ہیں - شعاع میں سُرخی کا میلان اس وقت پیدا ہوتا ہے جب شعاع چھوڑنے والی چیز تیزی سے پیچھے ہٹ رہی ہو - جس طرح انجن جب آپ سے دُور جا رہا ہو تو آپ پہچان لیتے ہیں کہ یہ وِسل دُور ہٹتے ہوئے انجن کی ہے - جب قریب آرہا ہو تو آپ جان لیتے ہیں کہ قریب آتے ہوئے انجن کی وِسل ہے آپ کو پتہ نہیں کیوں پہچانتے ہیں؟ خدا نے آپ کو وہ آلہ عطا فرمایا ہوا ہے جو شفٹ کو محسوس کرتا ہے - پیچھے ہٹنے والی WAVE LINE جو ہے وہ کمزور پڑنی شروع ہو جاتی ہے آگے بڑھنے والی زیادہ قوت پکڑ لیتی ہے - یہی شکل روشنی کی ہے - جو روشنی آپ کی طرف بڑھ رہی ہے وہ شدت میں تیز ہوتی چلی جاتی ہے - جو پیچھے ہٹ رہی ہے اس کی شدت میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے - جب اُس نے یہ معلوم کیا تو اُسے پتہ چلا کہ یہ ساری کائنات تو ایک دوسرے سے پیچھے ہٹ رہی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس کائنات کا ایک مرکز تھا - ایک آغاز تھا جہاں سے کچھ پھٹا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ سب کچھ پھیلنا شروع ہوا ہے - جب یہ بات آئن سٹائن کو معلوم ہوئی تو وہ پریشان ہوا اور وہ وہاں گیا اور اس نے کہا میں خود مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں - اُس نے کہا اگر ہم یہ مان گئے تو یہ بات تو خدا کی طرف لے جائے گی - اس سے تو فزکس کے سارے قانون درہم برہم ہو جائیں گے - بعد کے زمانہ نے ثابت کر دیا کہ بعینہٖ یہی بات ہے - چنانچہ اب اس مضمون کا جو چوٹی کا سائنسدان ہے - اُس نے یہ بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم نے جب سائنس کا آغاز کیا اور خدا سے دُور ہٹنے لگے تو مذہبی دنیا کے لوگ کہا کرتے تھے کہ کائنات کا ایک آغاز ہے - ایک بالارادہ، صاحبِ مقدرت ہستی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے - اس بات کو مان لو کیوں تم مصیبت اور محنت کے ساتھ تلاش کے ایک لمبے سفر پر روانہ ہو رہے ہو - ہم نے کہا نہیں نہیں - ہمیں تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں - ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ اصل واقعہ کیا ہے - ہم کسی خدا کو نہیں مانتے - چنانچہ ہم نے ۲۰۰ سال کا لمبا محنت طلب سفر کیا ارب ہا ارب انسان کا دماغ اس میں مصروف ہوا - ارب ہا ارب ڈالرز دولت اس میں خرچ ہوئی اور آخر ہم وہاں پہنچے جہاں ہم نے دیکھا کہ وہی مذہبی لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور کہتے تھے - کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ آخر اپنے ربّ کے پاس پہنچ جاؤ گے - اب ہم مجبور ہیں اس بات کو ماننے پر کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے جس سے صفات کا آغاز ہوتا ہے - جب وہ صفات کو کھینچ لیتا ہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا -

پس وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کے اور بھی بہت سے مفہوم ہیں اور مضامین ہیں جو کھلتے چلے جائیں گے - لیکن ایک بھی مضمون ہے میں اسی پر ختم کرتا ہوں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب چونکہ دعا کا وقت ہو رہا ہے - باقی صرف ترجمہ کر کے چھوڑ دوں گا - مجھے یہی ڈر تھا کہ وقت نہیں رہے گا - سمیٹنے کی کوشش کے باوجود میں سمجھتا ہوں جو مضمون میں اس حصہ کا بیان کرنا چاہتا تھا وہ بھی پورا بیان نہیں کر سکا - کہتے ہیں یار زندہ صحبت باقی - اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے - جتنی صحبتیں ملیں آئندہ انشاء اللہ یہی باتیں کرنی ہیں اور نوکر کس کے ہیں - اس لیے خدا توفیق دے گا تو یہ باتیں انشاء اللہ ہوتی رہیں گی - آپ بھی غور کرتے رہیں اور براہ راست توفیق مانگتے رہیں - ہر شخص کو اپنی محنت کا جو پھل ہے اس کا اور لطف ملا کرتا ہے - اپنے باغ کے آم کھانے کا اور مزہ ہے - اپنے کھیت کے خربوزہ کا اور مزہ ہے - ویسے تو خدا سب کو عطا فرماتا ہی ہے - تاہم تفسیر میں DEPENDENCE یعنی کسی پر انحصار نہ کریں - انحصار کی ایک مجبوری بہر حال ہے کہ انکسار کا تقاضا یہ ہے - تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ قرآنی مضامین کھولے اُن کے سامنے انسان سر تسلیم خم کرے اور ان کے سامنے بغاوت کا رخ اختیار نہ کرے - یہ الگ مضمون ہے لیکن اس دائرہ کے اندر رہتے ہوئے انسان خود اپنے رب سے مانگے اور کہے کہ ہمیں بھی کچھ رزق دے - ہمیں بھی کچھ مٹھاس دے - حضرت زکریاؑ میں بھی یہ انکساری پائی جاتی تھی کہ وہ جب حضرت مریم کے پاس جاتے تھے اور نئے نئے رزق دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معرفت کے نکتے دیکھتے تھے جو اس بچی کی زبان پر جاری ہوتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! مجھے بھی کچھ عطا فرما - حالانکہ خدا اُن کو بھی بہت عطا فرماتا تھا - تو ان حوالوں کے ساتھ اپنے رب سے مانگیں کہ اے خدا! ہمیں بھی فہم قرآن عطا فرما - ہم پر نئے نئے مطالب کھول - ہمیں خود لطف آئے تیری ذات سے ذاتی تعلق رکھنے کا - اللہ کرے کہ ہم ایسے ہی ہو جائیں - ہم میں گھر گھر میں مفسّر قرآن پیدا ہوں اور ساری دنیا کے سارے وجود احمدی ہو جائیں - گھر گھر میں بچہ بوڑھا بڑا عورت مرد سب مفسّر قرآن بن جائیں تب بھی یہ خوف نہ کرنا کہ یہ خزانے ختم ہو جائیں گے -

سورۂ فلق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ ۔۔۔۔۔
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ -

میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان - بے حد رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے - اس کے رحم کے تعلق کی کوئی انتہاء نہیں - وہ کبھی ختم نہیں ہوتا - کہہ یہ بھی اعلان کر کہ میں پناہ مانگتا ہوں رب الفلق سے -

سورۂ اخلاص نے جو مضمون بیان کیا ہر دوسرے کی نفی - اب آگے اس کی ساری تشریحات ہیں - اصل مرکزی نقطہ سورۂ اخلاص ہی ہے - مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا وقت نہیں ہے تفسیر کا - اس لیے ترجمہ پر اکتفا کرتا ہوں -

کہہ دے کہ میں اس رب کی پناہ میں آتا ہوں جو پھاڑنے والا رب ہے - جو نئی چیزیں نئی شکل میں پیدا کرتا ہے - مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - ہر چیز جو وہ پیدا کرتا ہے وہ اچھے فائدہ کی خاطر پیدا کرتا ہے لیکن بنی نوع انسان بدقسمتی سے شر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آئندہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ خیر کی طرف توجہ کم ہو جائے گی اور شر کی طرف توجہ زیادہ ہو جائے گی - اس لیے اے محمدؐ! یہ اعلان کر کہ اس زمانہ میں خصوصیت سے یہ دعائیں کرنا کہ اے ربُّ الفلق! جو چیز بھی تو نئی پیدا فرمائے اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھنا اور اُس کی خیر ہمارے لیے جاری فرمانا -

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور جب رات چھا جائے یعنی دن رات میں تبدیلی ہو جائے تو یہ بھی تو ایک تبدیلی ہے - وہ رات اپنے نئے مسائل لے کے آئے - اور مشکلات اور مصیبتیں لے کے آئے اور نئی برکتیں بھی لے کے آئے تب بھی شر والے حصہ کی ہم سے نفی فرما دینا -

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ - اور جو تعلق قائم ہوتے ہیں ان تعلقات کو یعنی بنی نوع انسان کے بین الاقوامی تعلقات کو توڑنے کے لیے ایسی طاقتیں ہیں جو بڑی شرارتیں پیدا کر رہی ہوں گی - وہ بھی ایک نیا مضمون پھوٹ رہا ہو گا دنیا میں - اس کے شر سے بھی ہمیں محفوظ رکھنا - ہمیں باندھنے والی قومیں بنانا - ہمیں منتشر والی قومیں نہ بنا دینا اور جب ہم اس مقام کو حاصل کر لیں گے تو حسد کے مقام پر پہنچ جائیں گے - بنی نوع انسان میں سے جو نیک فطرت رکھتے ہیں وہ تو ہم پر رشک کریں گے - لیکن تو خود ہمیں بتا چکا ہے کہ زمانہ شر کا ہے - دنیا کی بھاری اکثریت ہر پہلو کو شر کی نظر سے دیکھتی ہے - تو جب اللہ تعالیٰ رفعتیں عطا کرتا ہے اس میں بھی دو پہلو ہیں - ایک رشک کا پہلو اور ایک شر کا پہلو یعنی حسد کا - تو عرض کرتے ہیں اے خدا! پھر ہمیں شر کے اس پہلو سے بھی محفوظ رکھنا جب تو ہمیں مراتب عطا فرمائے گا تو حاسد کے حسد سے محفوظ رکھنا اور رشک والے جتنے پیدا ہوں ہمیں اس کی پرواہ نہیں کیونکہ وہ خیر کا پہلو ہے -

سورۂ الناس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝
اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ -

تو کہہ اور کہتا چلا جا کہ میں ناس کے رب کی پناہ میں آتا ہوں -

عوام الناس کے نام پر جو فتنے پیدا ہونے والے ہیں جن میں ربوبیت لوگوں کی طرف منسوب کی جانے والی ہے اُن فتنوں سے بچنے کے لیے میں تم سے پناہ مانگتا ہوں اور مَلِكِ النَّاسِ میں جانتا ہوں اے خدا کہ رب تو ہی ہے - نہ کارل مارکس رب ہے نہ مارشل مغرب کا رب تھا - کوئی اقتصادی نظام پیش کرنے والا رب نہیں سوائے تیرے - لیکن لوگوں کے نام پر عجیب عجیب قسم کے ارباب پیدا ہو جائیں گے - میں تیری پناہ مانگتا ہوں - تو ہی مجھے رزق دیتا اور تیرے ہی رزق کے نظام کی حفاظت کے لیے میں کھڑا ہوا ہوں - مَلِكِ النَّاسِ - میں جانتا ہوں کہ تو ہی ہے جو ملوکیت کے سارے اختیارات رکھتا ہے - بادشاہت کا کوئی نظام جو خواہ وہ مارکسزم کے نام پر ہو خواہ وہ جمہوریت کے نام پر ہو - خواہ وہ فاشزم کے نام پر ہو - خواہ وہ لسانی ملوکیت کے نام پر ہو سب باطل ہیں - میں تجھے اپنا مَلِكْ قرار دیتا ہوں اور یہ عہد کرتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی بادشاہ نہیں - اس لیے ملکی قانون میں بھی میں کہتا ہوں کہ تیرا ہی قانون جاری ہونا چاہیے - اس میں میری مدد فرما -

اِلٰهِ النَّاسِ - کئی قسم کے معبود بھی پیدا ہو جائیں گے - اس وقت بھی میں یہی عرض کرتا ہوں کہ میرا معبود تو ہی ہے جس سے میں تعلق جوڑ بیٹھا ہوں - مجھے کسی باطل معبود کی طرف جھکنے کی اجازت نہ دینا - میں تیری پناہ میں آتا ہوں -

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ - اُس دور کی جس دور کی میں باتیں کر رہا ہوں یا تو نے مجھے جس کی باتیں سکھائی ہیں - وہاں ایک مخفی طاقت پیدا ہو جائے گی جو اس قسم کے سارے فتنے پیدا کرے گی جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے - وہ مخفی ہو گی - ہم اس کو دیکھ نہیں سکیں گے - اس کا مخفی ہاتھ ساری دنیا میں کارفرما ہو گا - اور وہ اس قسم کی طاقت ہو گی کہ وہ بڑے لوگوں کے ذریعہ بھی کام کر رہی ہو گی اور چھوٹے لوگوں کے ذریعہ بھی کام کر رہی ہو گی -

یہاں آخری دو جو آیات ہیں اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ وہ مخفی طاقت تمام بنی نوع انسان کے سینوں میں فتنے گھولے گی - شکوک پیدا کرے گی - توہمات پیدا کرے گی - یہاں ناس سے مراد تمام بنی نوع انسان ہیں - بنی نوع انسان خواہ بڑے لوگوں میں بٹے ہوئے ہوں وہ بھی اُس کے شر سے محفوظ نہیں رہیں گے یعنی CAPITALIST (کیپٹلسٹ) اور خواہ ناس یعنی عوام کے نام پر حکومتیں قائم کیے ہوئے ہیں وہ بھی اُس کے شر سے محفوظ نہیں رہیں گے - اور وہ بھیس بدل کر آئے گی - کبھی بڑے لوگوں کی طرف سے فتنہ پیدا کر رہی ہو گی - کبھی چھوٹے لوگوں کی طرف سے فتنہ پیدا کر رہی ہو گی - یہ دونوں مضمون مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ میں آ گئے ہیں - تو اے خدا! اُس سے ہمیں محفوظ رکھنا - خدا کرے کہ ایسا ہی ہو - ہم ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ ہوں اور قرآن کریم کے مطالب ہمیشہ ہم پر وا ہوتے رہیں - اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو -

اب ہم دعا کر لیتے ہیں - یہ بھی ساری دعا ہی دعا تھی - اس میں ہم سب شریک ہو گئے (حضور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ روزہ کھولنے کا کیا انتظام ہے - پانی کا انتظام ہے یا نہیں - اس کے جواب میں بتایا گیا کہ ہزاروں افراد کے روزہ کھولنے کا انتظام کرنا عملاً مشکل تھا) تو پھر تو مختصر دعا کر لیتے ہیں - دعا کے بعد سارے لوگ گھر چلے جائیں (روزہ تو جلد کھولنا چاہیے اس کا احترام ہے ایک - جب خدا کی طرف سے رخصت آ جائے تو پھر روزہ کھول لینا چاہیے) تو پانچ منٹ کی ہم دعا کرتے ہیں - اس کے بعد دس منٹ ملیں گے سارے دوست اپنے اپنے رزق کے مقام تک پہنچ جائیں تاکہ روزہ وقت پر کھولا جا سکے -

اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی - دعا کے بعد حضور نے فرمایا -

بقیہ وقت بھی دعاؤں میں گزاریں - میں نے دعا کی ایک تحریک کرنی تھی اہلِ فلسطین کے لیے - میں نے تو ان کو شامل کر لیا ہے اور اپنی طرف سے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دُعا کی ہے۔ جب روزہ کی بہت سختی آئی تھی اور پیاس کی شدت تھی تو سب سے زیادہ اُن کے لیے دل تڑپا تھا جن کو رمضان کی اس شدید گرمی میں پانی سے محروم کر کے مارا جا رہا تھا۔ تو آخر ہمارے بھائی ہیں۔ وہ ہم سے جو مرضی سلوک کریں۔ ہمارے دل میں اُن کے درد کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ تو مَیں نے یہ دُعا کی کہ اے اللہ! اگر تُو ان سے ناراض ہے تو ناراضگی کی وہ وجہ دور فرما دے۔ وہ بھی تو تیرے اختیار میں ہے اور جن سے ناراض نہیں ہے اُن کو کیوں تڑپا رہا ہے اُن کے لیے بھی تو کوئی تسکین کا سامان پیدا فرما۔ تو یہ ساری دُعائیں کرتے ہوئے پڑانوں کے لیے اگلوں کے لیے سارے زمانے کے لیے مظلوموں کے لیے، بیوگان کے لیے یتامیٰ کے لیے دل میں دُعائیں کرتے ہوئے جائیں۔ جنہوں نے وقت پر چندے ادا کیے ان کے لیے دعائیں کریں۔ جنہوں نے تمام دنیا میں مختلف جگہوں سے تاریں دی ہیں اُن سب کے لیے دعائیں کریں۔ اللہ کو سب کا علم ہے ہر نام محفوظ ہے اُس کے پاس اس لیے سارا وقت دعائیں کرتے ہوئے اپنی جگہوں پر پہنچیں جہاں روزہ کھولنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر۔"

نئی روح۔ نئی زندگی بخشنے والا

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء (اکتوبر) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ خلافت رابعہ کا پہلا اجتماع ہونے کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ خالصتاً تربیتی ماحول۔ دعاؤں اور عبادات کی کثرت ایک عجیب روحانی کیفیت کا سماں ہوتا ہے اور یہ نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اور سب سے بڑھکر اپنے پیارے امام کے شیریں کلمات اور روح پرور خطابات سے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔

خدام و اطفال خدا تعالیٰ کے فضلوں کے طالب ہوتے ہوئے شوق و رغبت سے اس اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف عارضی میں شمولیت رضاءِ الٰہی کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقف عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

الفضل اخبار خود پڑھیئے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کو پڑھنے کے لیے دیں۔ اخبار آپ کے بچوں کے لیے ایک بہترین سرمایہ ہے۔ منیجر

ہدایات

برائے

اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر مجلس سے کم از کم ایک طفل ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

۲۔ اجتماع میں شامل ہونیوالے اطفال کے نام مع ولدیت و عمر ہر مجلس کی طرف سے ایک ہفتہ قبل دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچنے ضروری ہیں تا ان کے ٹکٹ داخلہ جاری ہونے میں آسانی رہے دوران اجتماع ٹکٹ داخلہ بیج کے طور پر سینہ پر لگائے رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ اطفال کو علمی و ورزشی مقابلوں کے لیے تیار کیا جائے۔

۴۔ اطفال کے ہمراہ ان کی مجلس کے مربی، ناظم یا کوئی اور عہدیدار بطور نگران ضرور ہونا چاہیئے

۵۔ کوئی طفل ننگے سر نہ ہو۔

۶۔ موسم کے مطابق اطفال اپنا بستر ساتھ لائیں۔

۷۔ ہر طفل اپنے ساتھ ایک تھیلا یا بستہ لائے جو گلے میں لٹکایا جا سکتا ہو جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہوں۔

کاپی، پنسل، رومال، دھاگہ، گلاس، دیا سلائی موم بتی اور نصف سیر بھنے ہوئے چنے۔

مقابلوں کے لیے معیار

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لیے علمی و ورزشی مقابلے منعقد ہونگے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال اور ٹیموں کو انعامات دیئے جائینگے۔ انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہونگے۔

معیار صغیر: ۷ تا ۱۱ سال

معیار کبیر ۱۲ تا ۱۵ سال

(مہتمم اطفال)

شکرانِ نعمت

ایسے احباب جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وسعت عطا فرمائی ہے اُن سے درخواست ہے کہ شکرانِ نعمت کے طور پر وقف جدید کے معاونینِ خصوصی میں شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم وقف جدید)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ناظمین اصلاح وارشاد اور خدام متوجہ ہوں

آپ اصلاح وارشاد سے متعلق مفید لٹریچر مقام اجتماع میں بکسٹال کے ساتھ اصلاح وارشاد کے ڈیسک سے حاصل کر سکیں گے۔ انشاء اللہ

(مہتمم اصلاح وارشاد)

ناصرات کے سالانہ مرکزی امتحانات کے انعامات

ناصرات کے سالانہ مرکزی تحریری امتحانات میں پوزیشن لینے والی تمام بچیوں کو ۱۵ اکتوبر بروز جمعہ ۳½ بجے سہ پہر افتتاحی خطاب کے بعد انعامات دیئے جائیں گے۔ ربوہ اور بیرونِ ربوہ کی پوزیشن لینے والی تمام ناصرات سٹیج کے قریب بیٹھیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

● میرے خسر میاں عبدالحق صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ مورخہ ۲۹ ستمبر کو ۷½ بجے صبح دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۹ ستمبر کو عشاء مسجد مہدی کے سامنے قریشی ۲۹ ستمبر کو بعد نماز عشاء مسجد مہدی کے سامنے مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا میاں روشن دین صاحب نے کرائی۔

مرحوم پابندِ صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھے ملنسار اور منکسر طبیعت کے مالک تھے۔ گاؤں میں بے حد مقبول تھے اپنوں اور غیروں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مجلس شوریٰ اجتماعات اور جلسہ سالانہ میں باقاعدگی سے شمولیت فرماتے تھے۔

اولاد کی تربیت احسن رنگ میں فرمائی آپ کے ایک صاحبزادے مکرم میاں عبدالغفور صاحب جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۶ لڑکے ۴ لڑکیاں ۱۴ نواسے نواسیاں اور ۱۲ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی اپنی اولاد میں سے ایک لڑکے اور دو لڑکیوں کے سوا باقی سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لیے درخواست دعا ہے۔

(مسرور احمد طور۔ ناصر آباد۔ کالونی ربوہ)

سائیکلوں پر سوار ہو کر سالانہ اجتماع میں شرکت ایک بابرکت تحریک ہے

انصار زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں!

نائب صدر صف دوم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع

خلافتِ رابعہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء

خلافتِ رابعہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۵ اکتوبر ۳۰-۳ بجے بعد نماز جمعہ شروع ہو رہا ہے ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی ساتھ ساتھ ہی ہوگا۔ کوشش کریں کہ ہر لجنہ کی اس میں نمائندگی ہو۔ ایک بھی لجنہ ایسی نہ رہ جائے جہاں سے نمائندہ نہ آئے۔ جہاں سے صدر خود نہ آئے وہ اپنی جگہ کسی اور کو بھجوا سکتی ہے۔ بے حد دعائیں کریں اور کوشش کریں کہ آپ کا وقت بالکل ضائع نہ ہو۔

اجتماع کی جھلکیاں

۱۔ درس قرآن مجید۔ ۲۔ درسِ حدیث
۳۔ ذکرِ حبیب۔ ۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا آپ سے دلنشیں خطاب
۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خدام الاحمدیہ سے خطاب لجنہ کے اجتماع میں ریلے کیا جائیگا
۶۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ کی پرانی کارکنات کے ایمان افروز واقعات
۷۔ دلچسپ علمی مقابلے۔ ۸۔ لجنہ کی شوریٰ
۹۔ کارکنات کی ہدایات
۱۰۔ علمی سوالات کے جوابات۔ سوالات پہلے آنے چاہئیں۔
۱۱۔ صدر لجنہ اماء اللہ کا خطاب اور تربیتی تقاریر

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

صنعتی نمائش اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

حسب سابق امسال بھی اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے تمام ناظمین اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اشیاء تیار کروا کر ہمراہ لے کر آئیں۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ایجنڈا شوریٰ لجنہ

تمام ضلعی لجنات کو ایجنڈا برائے شوریٰ سالانہ مرکزی اجتماع لجنہ مرکزیہ بھجوا دیا گیا ہے سالانہ اجتماع پر جب آئیں تو اسے اپنے ساتھ لائیں اور مذکورہ تجاویز پر غور بھی کر کے آئیں

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ نے ریزولیشن نمبر ۱۳ مورخہ ۶/۸۲-۳۰ کے تحت شرح محصول میں ۵۰٪ اضافہ اور ماسوائے ٹیکس پر منتقلی جائیداد دیگر تمام ٹیکس/فیس/ریٹ ہائے کی شرح میں ۱۰۰ فیصد اضافہ کرنے کی تجویز منظور کی ہے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ سلاٹر ہاؤس میں جو جانور ذبح کئے جائیں گے ان کا خون بلدیہ ربوہ کی ملکیت ہوگا درج ذیل نئے ٹیکس لگانے کی تجویز بھی منظور کی گئی ہے۔

۱:۔ اڈہ فیس:۔ ہر لدی ہوئی بس سے =/۲ روپے فی بس فی پھیرا۔
۲:۔ ٹال ٹیکس:۔ حدود بلدیہ میں بلدیہ کی سڑکوں پر سے ریت، بجری، پتھر لادکر گذرنے والے ٹرکوں پر دو روپے ٹرک فی پھیرا۔

راہداری فیس اور ایکسپورٹ ٹیکس کے خاتمے کی وجہ سے بلدیہ ربوہ کی مالی حالت اس قابل نہ ہے کہ قصبہ میں تعمیراتی کام کرا سکے شہری سہولیات بہم رسانی کے لئے ضروری تھا کہ نئے ٹیکس لگانے کے علاوہ موجودہ ٹیکس فیس ریٹ ہائے کی شرح میں اضافہ بھی کیا جائے۔ اس اضافے سے وہی لوگ متاثر ہوں گے جو پہلے ہی یہ ٹیکس/فیس/ریٹ ادا کر رہے ہیں اور وصولی حسب سابق کی جایا کرے گی۔ البتہ اڈہ فیس، بس ڈرائیور اور ٹال ٹیکس ٹرک ڈرائیور کو ادا کرنا ہوگا یہ فیس و ٹیکس بلدیہ یا تو خود وصول کیا کرے گی یا بذریعہ ٹھیکدار وصول کرے گی۔ ٹیکسوں کے نفاذ اور شرح میں اضافے سے بلدیہ کو کم از کم ۷ لاکھ روپے سالانہ آمدن ہوگی۔ جو قصبہ شہری سہولیات مہیا کرنے پر خرچ کی جائے گی۔

اس سلسلہ میں حسب ذیل پروگرام برائے اطلاع پیش ہے:۔

۱:۔ اعتراضات/تجاویز کی دفتر بلدیہ میں وصولی ..... ۱۵ نومبر ۱۹۸۲ء تک
۲:۔ (ا) اعتراضات تجاویز برائے اڈہ فیس و ٹال ٹیکس کی سماعت ..... ۱۷ نومبر ۱۹۸۲ء
(ب) اعتراضات/تجاویز برائے اضافہ شرح محصول و دیگر ٹیکس/فیس ..... ۱۸ نومبر ۱۹۸۲ء ریٹ ہائے کی سماعت۔
۳:۔ تاریخ جب سب کمیٹی برائے سماعت اعتراضات/تجاویز ..... ۲۰ نومبر ۱۹۸۲ء اپنی رپورٹ بلدیہ ربوہ کو بھیجے گی۔
۴:۔ تاریخ اجلاس خاص جس میں بلدیہ ربوہ سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء کے بعد فیصلہ کرے گی۔

کرائے کے لئے خالی ہے

کمرہ محصول برآمدگی ٹیکس واقعہ ناکا اڈہ ربوہ عرصہ ایک سال از یکم نومبر ۱۹۸۲ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء ماہوار کرایہ پر دینے کے لئے نیلام عام مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء بوقت ۵-۱۱ بجے دن بمقام دفتر بلدیہ ربوہ منعقد ہوگا۔ نیلام میں حصہ لینے کے لئے مبلغ ایک ہزار روپے زرضمانت پیشگی جمع کرانا ہوگا۔ نیلام تابع منظوری ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ ہوگا دیگر شرائط کسی بھی یوم کار میں دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر

قریشی محمد اقبال ہاشمی چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ

G.P.L — 7279

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
گورنمنٹ کنٹریکٹرز
فیکٹری
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور
پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ولادت

برادرم مکرم منیر احمد صاحب جاوید استاذ الجامعہ، نائب مدیر "ماہنامہ خالد" کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نوید بشارت ساشرہ" تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ محترم صوفی نذیر احمد صاحب کی پوتی اور محترم سید عبد الغنی شاہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

(مبارک احمد خالد منیجر ماہنامہ خالد تشحیذ الاذہان ربوہ ـــــ پاکستان)

ضروری تصحیح

مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا متن شائع ہوا ہے اس میں سہو کاتب سے تاریخ غلط شائع ہو گئی ہے صحیح تاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۸۱ء ہے۔ ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ (ایڈیٹر)

درخواست ہائے دعا

میرے بڑے لڑکے عزیزم ناصر احمد ظفر ریلوے گارڈ خانیوال کی اہلیہ صاحبہ جو مکرم مولوی دوست محمد صاحب واقف زندگی کی ہمشیرہ ہیں ایک طویل عرصہ سے بعارضہ فالج ورعشہ بیمار ہیں۔ اس وقت اعصاب اور زبان بہت زیادہ متاثر ہیں کمزوری بہت بڑھ رہی ہے۔ علاج کے باوجود حالت قابل تشویش ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو محض اپنے خاص فضل سے معجزانہ شفاء عطا فرما کر ہم سب کی پریشانی کو دور فرمائے آمین

(محمد ابراہیم شاد چھور چک ۱۱۱ ضلع شیخوپورہ)

- عزیزم محمد کبیر اختر گذشتہ چند دن سے بیمار چلا آرہا ہے بیماری کی وجہ سے کافی کمزور ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایم۔ ایس اختر۔ ربوہ)
- خاکسار کے بھائی مکرم مرزا وسیم احمد صاحب چوہڑکانہ کے قریب مورخہ ۹ اکتوبر کو بس کا ایک حادثہ پیش آگیا جس کی وجہ سے اسے کافی چوٹیں آئی ہیں احباب سے برادرم موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(مرزا خلیل احمد۔ وقف جدید۔ ربوہ)

مکرم ظفر احمد سائیکل ورکس ان دنوں گردے کی درد کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ علاج ہو رہا ہے احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد کارکن دفتر الفضل۔ ربوہ)

ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء کا

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء کا ماہنامہ تشحیذ الاذہان مورخہ ۱۱/۱۰/۸۲ کو سپرد ڈاک کیا گیا ہے خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں اور اپنے مقامی ڈاکخانہ سے رجوع کر کے حاصل فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اہالیان ربوہ کے لیے

خصوصی ویگن سروس

احباب کی سہولت کے پیش نظر ربوہ سے لاہور کے لیے باقاعدہ ویگن سروس شروع کی گئی ہے۔ روزانہ صبح ۵-۴۵ بجے پر گیٹ دفتر انصار اللہ یا اڈہ لاریاں سے روانہ ہوتی ہے۔ شادی وغیرہ یا دیگر بکنگ کیلئے ہمارے آفس سے رابطہ قائم کریں۔ فون نمبر ۴۹۳

المحمود (رجسٹرڈ) اقصیٰ روڈ ربوہ

موتیا بند کورس

CATARACT COURSE

CATARACT CURE (۴ کیپسولز)
CATARACT TABS (۲۴ ٹیبلٹس)
CATARACT POWDERS (۵ پڑیاں)
CATARACT DROPS (15 ML)

چالیس روزہ کورس قیمت ۶۰/- ڈاک خرچ ۵/-

لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

عینک سے نجات

سرمہ طفیل قیمت ۱۱/- روپے

موتیا کا بغیر اپریشن علاج۔ دھند۔ جالا۔ ککرے آنکھوں سے پانی۔ نظر کی کمزوری۔ آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے بے حد مفید۔

حکیم محمد طفیل رجسٹرڈ سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی حال:۔ کوٹھہ کلاں گولبازار۔ ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر H-12597

تبدیلی دکان

اہل ربوہ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ خاکسار نے اپنی دوکان موسوم "سہیلی برائٹ ہاؤس" مورخہ ۷/۱۰/۸۲ سے رحمت بازار ربوہ سے اپنی ملکیتی دوکان واقع شاہد روڈ (یعنی اپنے مکان یوسف کاٹیج دارالرحمت غربی) پر منتقل کر لی ہے لہذا یہ خاکسار اپنے کرم فرماؤں سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے لیے اس نئی جگہ پر منتقل ہونا بابرکت کرے آمین۔ خاکسار

سعید سہیل ڈیلرز لیور برادرز لمیٹڈ ربوہ

آنکھوں کا کلینک

ہسپتال

۵۔ ڈیوس روڈ لاہور

کے سردیوں کے اوقات یہ ہونگے

صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک

شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک

جمعہ کو چھٹی ہوگی

عزباء کو اتوار کے روز بغیر فیس کے دیکھا جاتا ہے۔

فون ۵۳۶۹۴ - ۳۷۲۰۵۷

ڈاکٹر بریگیڈیر مرزا بشیر احمد

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

شکور پارک مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانیکی گارنٹی۔ ـ رابطہ کے لئے۔

پروپرائٹر:۔

★ حاجی عبد السمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

★ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

★ علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

★ صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

★ طاہر احمد ظفر مکان ۹/۲ بیت المحمود دارالصدر شمالی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah